Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۰ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش ۲۷ فروری ۱۹۸۰ء	نمبر ۴۷

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور انسان کو شیطان بنا دیتا ہے

جب تک انسان اس سے دور نہ ہو یہ قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ:-

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ ؕ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۳۵)

ترجمہ:- اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی فرمانبرداری کرو۔ اس پر انہوں نے تو فرمانبرداری کی مگر ابلیس (نے نہ کی) اس نے انکار کیا اور تکبر کیا۔ اور وہ (پہلے سے ہی) کافروں میں سے تھا۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم:-

اِجْتَنِبُوا التَّكَبُّرَ فَإِنَّ الْعَبْدَ لَا يَزَالُ يَتَكَبَّرُ حَتّٰى يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُكْتُبُوْا عَبْدِيْ هٰذَا فِي الْجَبَّارِيْنَ (أَبُوْ بَكْرِ بْنُ لَالٍ فِيْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ)

ترجمہ:- تکبر سے پرہیز کرو۔ پس یقیناً بندہ تکبر کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (اے میرے فرشتو!) اس بندے کو سرکشوں میں لکھو۔ یہ حدیث ابوبکر بن لال نے مکارم الاخلاق میں روایت کی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دور نہ ہو یہ قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے نہ علم کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہیں باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے مواد ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو گیا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۶ تبلیغ (فروری) جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سندھ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں اور آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حفاظتِ خاص میں ہر طرح صحت وعافیت سے رکھے۔ اور اپنی غیر معمولی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین

• ربوہ ۲۶ تبلیغ (فروری) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "رات سے سر درد کی تکلیف ہے اور گردن میں بھی درد ہے۔" احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی فیصل آباد میں اپریشن کرانے اور بڑی حد تک صحت یاب ہونے کے بعد ۹ فروری کو ربوہ واپس تشریف لے آئے تھے۔ مگر ایک زخم ابھی مندمل نہیں ہوا ہے۔ خون کی کمی کی وجہ سے عام کمزوری اور ضعف بھی بہت ہے۔ گو طبیعت بفضلہ تعالیٰ رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولانا صاحب موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

میری بیٹی عزیزہ نصرت جہاں بیگم اہلیہ عزیزم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب لائبریرین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی آنکھ کا اپریشن ۱۰ فروری کو ہوا تھا لیکن آج تک اس میں روشنی نہیں آئی۔ بہت پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آنکھوں کا نور عطا فرمائے۔ اور ہماری پریشانیوں کو دور کرے آمین

علی اکبر سابق مینجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

سویڈن مشن کا ایڈریس

احباب کی اطلاع کے لئے سویڈن مشن کا ایڈریس شائع کیا جا رہا ہے۔ بعض اوقات احباب صحیح ایڈریس تحریر نہیں فرماتے جس کی وجہ سے ڈاک لیٹ پہنچتی ہے۔ ایڈریس اسی کے مطابق لکھا جائے۔

ISLAMS AHMADYYA. MISSION
TOLVSKILLINGSGATAN 1
414 82 GOTHENBURG
SWEDEN.

(وکالت تبشیر ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ
۲۷ تبلیغ ۱۳۵۹ہش
۲۷ فروری ۱۹۸۰ء

سب سے بڑی گمراہی اور اس کی ہلاکت آفرینی

گمراہیاں کئی قسم کی ہیں بعض بڑی اور بعض چھوٹی لیکن ایک گمراہی ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی گمراہی قرار دیا ہے اور اس کی ہلاکت آفرینی سے بڑی تفصیل سے آگاہ کیا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس نے لوگوں کو اس گمراہی سے باز آنے یا بچنے کی تلقین نہ کی ہو۔ وہ سب سے بڑی گمراہی جو انسان کو دنیا اور آخرت میں لازمی طور پر ہلاکت سے دوچار کرنے کا موجب بنتی ہے اور جس میں لوگ اپنی غفلت کی وجہ سے مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے کیا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ اس کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غٰفِلُوْنَ ٥

(الاحقاف آیت ۶)

ترجمہ:- اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ان (ہستیوں) کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی کوئی دعا قبول نہیں کر سکتیں بلکہ وہ (ہستیاں) ان کی دعاؤں سے بالکل بے علم ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ سب سے بڑی گمراہی شرک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا اور خدائے واحد کے سوا کسی اور کو اپنا حاجت روا سمجھنا۔ اس سب سے بڑی گمراہی کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے جو انسان خود اپنے نفس پر کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ٥

(لقمان آیت ۱۴)

ترجمہ:- اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے! اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔

شرک ایسی سب سے بڑی گمراہی میں مبتلا ہو کر انسان اپنی جان پر سب سے بڑا ظلم یہ کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو رفعت اور بلندی کے مقام سے گرا کر ذلت کے مقام پر لا کھڑا کرتا ہے۔ اور روحانی ترقی کے دروازے اپنے اوپر بند کر لیتا ہے۔ شرک کے ذریعہ اپنے آپ کو روحانی طور پر قعرِ مذلت میں گرانے کے اس فعل کو اللہ تعالیٰ نے ایک لطیف تمثیل کے ذریعہ واضح فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ٥

(الحج آیت ۳۲)

ترجمہ:- اور جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے وہ آسمان سے گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اُچک کر لے جاتے ہیں یا ہوا اس کو (اڑا کر) کسی دور جگہ پر پھینک دیتی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور پوری کائنات اور اس کی ہر شئے کو اس کی خدمت میں لگایا ہوا ہے۔ وہ اگر ہے تو تعلق باللہ کے ذریعہ روحانی ترقی کر کے اپنے آپ کو صفاتِ الٰہی کا مظہر بنا سکتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر وہ اپنے آپ کو اس درجہ گرا لیتا ہے کہ دنیا کی حقیر چیزوں کو خدا کی خدائی میں شریک گردان کر ان کی پوجا کرنے لگتا ہے تو یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس نے روحانی بلندیوں سے نیچے گر کر اپنے آپ کو قعرِ مذلت میں لا ڈالا اور اپنے آپ پر روحانی موت وارد کر لی۔ اس کا یہ فعل روحانی خودکشی کے مترادف ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر لعنت بھیجی ہے اور اُن پر اپنے غضب کا اظہار کیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ ٥

(الفتح آیت ۷)

ترجمہ:- مصیبت کا چکر انہی (یعنی مشرکوں) پر آئے گا اور اللہ نے ان پر غضب نازل کیا اور اپنی درگاہ سے انہیں دور کر دیا ہے۔

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ تمام گناہ بخش دیتا ہے لیکن ساتھ ہی فرمایا ہے کہ ایک گناہ ایسا ہے جو بخشا نہیں جائے گا اور وہ ہے شرک۔ چنانچہ فرمایا:-

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج

(النساء آیت ۴۹)

ترجمہ:- اللہ (اس بات کو) ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ (کسی کو) اُس کا شریک قرار دیا جائے اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہو اسے جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔

اب چونکہ شرک سب سے بڑی گمراہی ہونے کے باعث ایسا گناہ ہے جسے خدا تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔ اس لئے اُس نے شرک سے کسی صورت باز نہ آنے والے مشرکوں پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے چنانچہ فرمایا:-

إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ٥

(المائدہ ۷۳)

ترجمہ: بات یہی ہے کہ اللہ نے ان لوگوں پر جو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں جنت حرام کر دی ہے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی (بھی) مددگار نہیں ہوگا (یعنی کوئی نہیں، اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے گا)

ان جملہ آیات سے شرک جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی گمراہی قرار دیا ہے کی ہلاکت آفرینی ظاہر و باہر ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلی نفرت کر کے خدا ہی کیلئے ہو جاویں انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کیلئے ہو جائے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف رہبری کرنا ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کرے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے۔ لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصدِ عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کیلئے پڑا ہوا ہے وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے حرکات سے بہت دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے اُسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔

دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے مثلاً بازو ہی اگر اتر جاوے یا ایک انگلی یا انگوٹھا ہی اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاوے تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے۔ یہ جسمانی نظارہ روحانی اور اخروی عالم کے لئے ایک زبردست دلیل ہے اور جہنم کے وجود پر ایک گواہ ہے۔ گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اُس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے دور ہٹ جاوے۔ پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے۔ تو شرک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر جہنم کا وارث بنا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہستی باری تعالےٰ

مکرم ملک محبوب احمد صاحب منتظم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُہٗ حِفْظُھُمَا۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

(بقرہ ۲۵۶)

اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا پرستش کا اور کوئی مستحق نہیں۔ کامل حیات والا اپنی ذات میں قائم اور سب کو قائم رکھنے والا، نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند کا وہ محتاج ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور میں سفارش کرے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ سب ہی کچھ جانتا ہے۔ اور وہ اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو بھی پا نہیں سکتے۔ اس کا علم آسمانوں پر بھی اور زمین پر بھی حاوی ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان رکھنے والا اور عظمت والا ہے۔

ہم جب اس نظام کائنات کی طرف بنظر غور دیکھتے ہیں اور زمین و آسمان، دن رات، سردی گرمی وغیرہ کا محققانہ طور پر مشاہدہ کرتے ہیں تو طبعی طور پر ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اس کائنات کا خالق ہونا چاہیئے۔

"اگر ہم کمرے میں پڑی ہوئی میز پر غور کریں تو فوراً اس کے صانع کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ اتنے بڑے کارخانہ عالم کا بنانے والا کوئی نہ ہو" اور انسان باوجود علمی ترقیات کے اس کی مثل تو کیا اس کارخانۂ عالم کے کسی پرزہ کے بنانے کی مجال بھی نہیں رکھتا جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

؎ "بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے"

(درثمین)

اگر انسان بھی اس کا خالق نہیں تو اس کی خالق ایک ایسی عظیم ہستی ہونی چاہیئے جو انسانی صفات سے بالا اور اعلیٰ ہو۔

اس غرض کے لئے ہم مذاہب عالم کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو تقریباً ہر مذہب میں خدا تعالےٰ کی ہستی کا تصور موجود پاتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس دہریہ لوگ اس بات کے قائل نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ کائنات خود بخود وجود میں آگئی اور اس کا نظام خود بخود چل رہا ہے لیکن اس کا منطقی جواب یہ ہے کہ عدم سے وجود محال ہے اس لئے خود بخود وجود میں کس طرح آسکتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک مناظرہ کا مطالعہ جو کہ ایک قادر مطلق ہستی باری تعالےٰ کے وجود کے بارے میں ہوا تھا انسانی ذہن کی رہنمائی اور راہبری کے لئے مفید و ممد ہو گا۔

ایک مرتبہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے ہستی باری تعالےٰ کے بارے میں ایک دہریہ جماعت سے مناظرہ کیا اور ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر یہ کہے کہ میں نے سمندر کے اندر سامان سے بھری ہوئی ایک کشتی دیکھی ہے۔ جو موجوں کے تھپیڑوں سے صحیح سلامت سیدھی چلی جا رہی تھی مگر اس پر کوئی ملاح نہ تھا نہ اس کو چلانے والا تھا تو کیا اس بات کو عقل سلیم تسلیم کرے گی اور تم اس کی خبر پہ یقین کر سکتے ہو۔"

جواب نفی میں ملا اور حریف نے کہا "نہیں یہ بات قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی بلکہ اس کے صدق کا وہم و گمان تک نہیں ہو سکتا۔"

اب امام صاحبؒ نے فرمایا۔

"سبحان اللہ! اگر سمندر میں ایک کشتی ملاح اور محافظ کے بغیر ٹھیک طرح سے چل نہیں سکتی تو کائنات کا یہ گوناگوں کارخانہ الخ اور موجد کے بغیر کس طرح وجود میں آسکتا ہے اور کائنات عالم کا یہ وسیع تر سلسلہ کسی ہستی کے بغیر کیسے چل سکتا ہے۔"

(المناقب صفحہ ۷۸ ج ۱ بحوالہ امام ابو حنیفہ صفحہ ۱۴۴)

اب ہم اسلامی نظریہ ہستی باری تعالیٰ کو لیتے ہیں تو اسلام ایک حی و قیوم اور زندہ و توانا خدا کو پیش کرتا ہے اسلام کے بالمقابل دوسرے مذاہب خدا کا جو تصور پیش کرتے ہیں وہ ایک بے جان مردہ خدا کا تصور ہے جو محض ایک افسانہ اور قصہ دکھائی دیتا ہے لیکن اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ نہ صرف زندہ خدا ہے بلکہ اپنے زندہ ہونے اور اپنی ہستی کا ثبوت ہر لمحہ اپنے "تازہ کلام اور اپنے زندہ نشانوں سے دیتا ہے کہ خدا کی مخلوق کی زندگی کا انحصار ہی خدا کے زندگی بخش کلام پر ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، وہ اپنی ذات میں قائم ہے اور باقی تمام اشیاء کا قیام و دوام اسی کے سہارے سے ہے وہ حبل الورید سے بھی نزدیک ہے اور وہ ایسی ہستی ہے کہ قرآن کریم نے اس کی آگاہی ہمیں ان الفاظ میں کی ہے۔

لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ

(انعام آیت ۱۰۴)

اسلام کہتا ہے کہ ایک بالا ہستی جامع جمیع صفات موجود ہے وہ قائم بالذات ہے۔ اپنے وجود میں کامل ہے دوسروں کا محتاج نہیں۔ محدود نہیں جس طرح آسمان پر ہے اسی طرح زمین پر ہے جگہ اسے بند نہیں کر سکتی جہات اس پر تصرف نہیں رکھتیں زمانہ اس پر حکومت نہیں کر سکتا وہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے۔ اس کو کسی نے نہیں بنایا مگر جو کچھ بھی موجود ہے اس کا بنایا ہوا ہے۔ وہ سب سے بالا ہے اور سب کچھ اس کے تصرف اور قبضہ میں ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا وہ بادشاہ ہے وہ مالک ہے وہ ہدایت دینے والا ہے۔ حفاظت کرنے والا ہے اور عزت و ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور ہر ایک بات کو جانتا ہے مگر وہ سننے اور دیکھنے اور جاننے کے لئے ہماری طرح آلات کا محتاج نہیں۔ جو کچھ دنیا میں نظر آتا ہے سب اس کی صفات کا ظہور ہے۔ وہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس نے دنیا کو خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دنیا اس مقصد کو پورا کرے اس میں اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ خود دنیا کا فائدہ اور اس کی ترقی ہے۔

(ہستی باری تعالےٰ از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۹۶)

جب کفار نے اللہ تعالےٰ کے حسب نسب کے متعلق سوال کیا تو یہ سورۃ نازل ہوئی۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ۔ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (اخلاص)

یعنی اے محمد عربیؐ تو کہہ دے کہ اللہ اپنی ذات و صفات میں ایک ہے وہ بے نیاز ہے کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

گویا اس سورۃ میں اللہ تعالےٰ کی صفات بیان فرمائیں اور خدا تعالےٰ کی وحدت لاشریک اور قادر مطلق ہستی سے آگاہ کیا اسی طرح ایک اور جگہ بیان فرمایا گیا کہ

اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

(الحشر آیت ۲۴)

وہ بادشاہ ہے خود پاک ہے اور دوسروں کو پاک کرتا ہے۔ خود ہر عیب سے سلامت ہے اور دوسروں کو سلامت رکھتا ہے۔ سب کو امن دینے والا ہے اور سب کا نگران ہے غالب ہے اور سب ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑتا ہے۔ بڑی شان والا ہے جن چیزوں کو یہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ان سے اللہ پاک ہے۔

اسی طرح ایک اور آیت میں فرمایا کہ

ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (الحشر آیت ۲۵)

حق یہی ہے کہ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد بھی ہے اور ہر چیز کو اس کے مناسب حال صورت دینے والا ہے اس کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔

یہ اللہ تعالےٰ کی چند صفات ہیں اور اللہ تعالےٰ کی یہ صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ اس کی صفات میں سے کوئی بھی معطل نہیں۔ وہ جس طرح پہلے سنتا تھا اسی طرح اب بھی سنتا ہے جس طرح پہلے بولتا تھا اسی طرح اب بھی بولتا ہے۔

؎ وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(درثمین)

گویا اب بھی وہ اپنی قدرت کے جلوے دکھا کر اپنی ہستی پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے اور انسان کو اپنے وجود سے آگاہ کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (بقرہ آیت ۱۸۷)

گویا وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اسی طرح فرماتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (حم السجدہ آیت ۳۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان ہر دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفتِ تکلّم کا ثبوت دیا ہے کہ اسی کی ہستی کا ثبوت ہر وہ وجود ہے جو کہ اس کی محبت میں فنا ہو کہ اس کے رحم کا مورد ہوتا اور شرف مکالمہ و مخاطبہ سے نوازا جاتا ہے۔

اور جو بھی اس راہ سے اس کی طرف قدم بڑھائے گا وہ خدا کی رحمت کو اپنے لئے وسیع پائے گا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کی تائید میں معجزات دکھا کر بھی اپنی ہستی کی دلیل دیتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ، جنگِ بدر کے موقع پر کفار کے مقابل پر مسلمانوں کی فتح اسی طرح ہزاروں واقعات انبیاء اور صلحاء کی جماعتوں سے پیش آتے رہے ہیں اور پیش آرہے ہیں۔

ان سب بیّن نشانات اور معجزات کے ظہور اور خدا تعالیٰ کی رحمت کی تجلی دیکھ کر بے اختیار انسان کہہ اٹھتا ہے کہ

سب کرتے ہیں معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اس کے چمن کی یارو بادِ صبا یہی ہے
(درثمین)

قرآن کریم خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کی زبردست دلیل ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ اگر کسی کو طاقت ہو تو اس کی مثل لائے اور ساتھ یہ تحدّی بھی کر دی کہ دشمن خواہ کتنا زور لگا لے وہ اس کی مثل نہ لا سکے گا۔ فرمایا

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔
(البقرہ آیت ۲۴)

یہ آیت جہاں قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے اور بے مثل ہونے کی دلیل ہے وہاں اس ہستی عظیم کی شان اور وجود پر بھی دلالت کرتی ہے جو کہ اس کو اتارنے والی ہے۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ

اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۔ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۔
(البقرہ آیت ۲۵)

الغرض اگر انسان اس کی مثال لانے پر قادر نہ رہا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسی عظیم ہستی اس کا منزِل ہے جو بالا، اعلیٰ اور تمام صفاتِ حسنہ کی حامل ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ عظیم و قدیر ہے۔

ہستی باری تعالیٰ کے دلائل

اگر اللہ تعالیٰ کی صفات کی جلوہ گری پر غور کر کے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے لاکھوں ہزار ہا دلائل موجود ہیں جو اظہر من الشمس ہیں لیکن ان کے مشاہدہ کے لئے چشمِ بینا کی ضرورت ہے۔

عقلی اور نقلی دلائل کی رُو سے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت بالاختصار یہاں دیا جاتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ
(البقرہ آیت ۲۰۱)

یعنی جسطرح تم اپنے بچوں کو یاد کرتے ہو اسی طرح خدا تعالیٰ کو یاد کیا کرو۔ یعنی اگر تنازع کی صورت پیدا ہو جائے تو جس طرح والدہ کی شہادت سے نسب ثابت ہو جاتا ہے اسی طرح لاکھوں راستبازوں کے اس اقرار سے کہ خدا موجود ہے کیوں نہ تسلیم کیا جائے جب کہ ایک عورت کی گواہی سے ولد الحلال کہلایا جا سکتا ہے تو لاکھوں راستبازوں کی گواہی سے خدا کا وجود کیوں تسلیم نہ کیا جائے۔

۲۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ۔
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۔
(الملک آیت ۴)

یعنی تم بار بار خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت پر نظر ڈال کر دیکھو تمہیں کچھ بھی رخنہ نظر نہ آئے گا۔ پس یہ قانون قدرت پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ وہ کسی اتفاق کے نتیجہ میں وجود میں نہیں آیا بلکہ اسے پیدا اور قائم کرنے والی کوئی قادر مطلق اور علیم و قدیر ہستی ہے۔ اور اگر اس حقیقت سے انکار کیا جائے تو کائناتِ عالم میں جو نظام محکم اور ترتیب ابلغ اور ترکیب احسن پائی جاتی ہے اس کی کوئی معقول توجیہہ ممکن ہی نہیں۔

۳۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۔ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
(حدید آیت ۴)

وہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی ہے اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ كُلِّ شَيْءٍ کے مفہوم میں ہر ایک چیز کی ابتداء، انتہاء اور اس کا ظاہر و باطن بھی شامل ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کا علّت العلل ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ اگر کائناتِ عالم کا سلسلہ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (قصص ۸۹) کے مطابق فنا بھی ہو جائے تو ایک ایسی ہستی باقی رہے گی جس پر فنا طاری نہ ہو اور جو تبدل و تغیر کو قبول نہ کرے اور اپنی پہلی حالت پر قائم رہے۔ پس وہ حی و قیوم ہستی ہی خدا ہے۔

۴۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (نمل آیت ۶۳)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دعا کو اپنی ہستی کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ہے اور یہ دلیل ایسی ہے جس کا ہر شخص تجربہ کر سکتا ہے۔

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔

یہ درست کہ بعض اوقات بغیر دعا کے مشکلات دور ہو جاتی ہیں لیکن اس سے افادیتِ دعا میں ذرّہ برابر بھی فرق نہیں آتا۔ دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
(البقرہ ۱۸۶)

پھر دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

"پھر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے"
(ایام الصلح صفحہ ۱۱)

۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ۔
(حم السجدہ آیت ۳۱)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ربوبیتِ باری کا اقرار کرنے کے بعد اس پر استقامت اختیار کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں ان پر وحی نازل فرماؤں گا۔ میرے فرشتے ان پر نازل ہوں گے۔ جب اس محبوب سے پیغامِ محبت آئے گا تو کونسا دل ہے جو اس پر ایمان نہیں لائے گا۔ کیونکہ کلامِ الٰہی انوار ربانی اپنے ساتھ لاتا اور اکثر امورِ غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے اس کلام سے رحمت کی بارش ہوتی اور برکتوں کے چشمے پھوٹتے ہیں اور خدا کی نصرت شاملِ حال ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی"
(الوصیت صفحہ ۹)

۶۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ
(مجادلہ آیت ۲۲)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ انبیاء کی جماعت کا غلبہ میری ہستی کی دلیل ہے کیونکہ نبی جو منجانب اللہ ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوا۔

یہ بجا کہ وقتی طور پر آزمائشیں آئیں لیکن آخر کار وہی ہوتا ہے جو کہ خدا کی رضا کے مطابق ہو یعنی آخر کار فتح و نصرت نے انبیاء کے قدم چومے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ پورا ہوا اور تاریخ انبیاء اس پر شاہد ناطق ہے اور انبیاء کا غلبہ ایک قادر مطلق ہستی کے وجود پر دلیل ہے جو کہ اس کے حکم سے مامور ہوتے اور اس کے نشانات و بیّنات کا مظہر ہوتے ہیں۔

۷۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۔ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۔ (یٰس ۳۹ تا ۴۱)

یہاں اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج کے نظام کی طرف توجہ دلا کر ان کے اس پُر حکمت اور منظّم سلسلے کو اپنی ہستی کی دلیل قرار دیا ہے۔

چنانچہ فرمایا کہ سورج کا مقررہ قانون کے مطابق چکر لگانا اور چکّر لگاتے ہوئے اپنے مستقر کی طرف بڑھنا اس بات کا ثبوت ہے کہ سورج کے نظام کو بنانے والی اور اسے ضابطۂ قانون اور نظام میں پابند رکھنے والی ایک ہستی موجود ہے جو عزیز بھی ہے اور علیم بھی۔

پھر فرمایا ہے کہ چاند کے لئے ہم نے منازل مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ مختلف منازل طے کرتا ہوا آخر اس حالت میں عود کر آتا ہے کہ بالکل ایک خمیدہ شاخ کے مشابہ نظر آتا ہے اور چاند کا یہ گھٹنا اور بڑھنا اگرچہ سورج کے سبب سے ہے لیکن سورج کو یہ مجال نہیں کہ وہ اپنی حدود سے تجاوز کر کے چاند کو اپنی گرفت میں لے سکے کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتیس ۲۹ یا تیس ۳۰ دنوں میں اپنا دور مکمل کرتا ہے جب کہ سورج ۳۶۴ دنوں میں ایک دور مکمل کرتا ہے اگر ان دونوں میں ذرہ بھی بیشی ہو جائے تو سارا نظام شمسی تباہ ہو جائے پس اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب قدرت ہے کہ چاند اور سورج نہ آپس میں ٹکراتے ہیں اور نہ ہی رفتار بدلتے ہیں۔ ان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کہ اگر اتنے بڑے کارخانے کا مدبر و محافظ نہیں تو یہ سلسلہ اتنی دیر سے کیوں قائم ہے اور ایک خاص ربط اور ضبط سے کیسے چل رہا ہے۔ اس نظام کا ایک خاص ترتیب اور ضبط سے چلنا اس بات کی کامل دلیل ہے کہ یہ ایک کامل قدرتوں والی ہستی کا کام ہے۔ اور یہ نظام تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ کے دعویٰ کی سچائی پر دلیل ہے۔

ہستی باری تعالیٰ پر بعض اعتراضات کے جوابات

سوال:۔ اگر خدا ہے تو نظر کیوں نہیں آتا؟

اس سوال کا جواب قرآن حکیم نے یوں دیا ہے۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۔ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ (الحاقہ ۳۹، ۴۰)

یعنی کائنات میں دو قسم کی چیزیں پائی جاتی ہیں (۱) وہ جو نظر آسکتی ہیں (۲) وہ جو نظر نہیں آسکتیں۔ مثلاً پانی، مٹی، ریت، وغیرہ تو نظر آسکتی ہیں۔ لیکن دوسری قسم میں روح عقل، ارادہ قوت آواز وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نظر نہیں آسکتیں۔ لیکن باوجود نظر نہ آنے کے سب ان کے قائل ہیں۔ پس اسی طرح جو چیز جتنی زیادہ لطیف ہوتی ہے اتنی زیادہ آنکھوں سے نظر نہیں آسکتی مثلاً ہوا کو انسان نہیں دیکھ سکتا لیکن ان اشیاء کی پہچان ان کے اثرات وغیرہ سے ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی کامل صفات کے ذریعہ سے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

" قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے۔"

(درثمین)

قرآن مجید نے اس سوال کو ایک اور جگہ اس طرح حل کیا ہے کہ۔

لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔

(الانعام آیت ۱۰۴)

یعنی اس کی لطافت کی وجہ سے آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں لیکن وہ خبیر ہونے کی وجہ سے آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے۔ آنکھ صرف ان چیزوں کا ادراک کر سکتی ہے جو رنگدار ہوں یا شکلیں اور جہات ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ذات چونکہ ان اشیاء وعوامل سے بالا ہے اس لئے آنکھ اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا کا ادراک کس طرح ہو سکتا ہے؟

اس کا حل اب یہ ہے کہ جس طرح رنگدار ذائقہ دار چیزوں اور خوشبودار چیزوں کے لئے علیحدہ علیحدہ حسیں ہیں اسی طرح خدا کے عرفان کے لئے اور ادراک کے لئے بھی ایک علیحدہ حس ہے جسے عرفان الٰہی کی حس کہتے ہیں۔

ہر ایک چیز کا ادراک اس کی متعلقہ حس سے ہو سکتا ہے اگر کوئی کہے کہ مجھے آنکھ سے خوشبو نہیں آتی یا ناک سے دیکھا نہیں جاتا تو اسے احمق ہی کہیں گے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اس کائنات کی ابتداء ہے نہ انتہا اور نہ ہی اس کا کوئی خالق ہے۔

اس کا جواب قرآن کریم میں یہ دیا گیا ہے کہ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ۔ (الطور آیت ۳۶)

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیاس خلف کے طور پر اس خیال کو باطل ٹھہرایا ہے کہ کوئی چیز مخلوق بھی ہو یعنی محدود اور مقیّد بھی ہو اور پھر اس کے بارہ میں یہ خیال کیا جائے کہ باوجود مقیّد و محدود ہونے کے اپنی حد بست بلحاظ ذات اور صفات کے خود ہی کرنے والی ہے۔ یہ دونوں شقیں باطل ہیں اس لئے مخلوقیت اور محدودیت کی حیثیت دونوں صورتوں کے منافی ہیں۔

ایک اور اعتراض یہ ہے کہ اگر خدا ہے تو وہ خود بخود کیسے وجود میں آگیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نام ہی اس لئے ہے کہ خود بخود جلوہ نما ہے۔ اسی لئے خدا کا لفظ اللہ کی ذات کے سوا کسی اور چیز پر اطلاق نہیں پاتا ہے۔ قرآن شریف نے اللہ کی تعریف یہ کی ہے کہ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ کیف وکم کی حدود سے بالاتر ہو۔ جب ہم اس جہان کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتے تو خدا کی کنہ کو جو وراء الوراء اور غیب الغیب ہستی ہے اسے کیسے دیکھ سکتے ہیں اور معلوم کر سکتے ہیں۔

ہستی باری تعالیٰ اور کانٹ کے نظریات

کانٹ جدید فلسفیوں میں سے ایک بڑا فلسفی سمجھا جاتا ہے وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ

ہستی باری تعالیٰ کے تین دلائل ہیں۔ (۱) وجودیاتی دلائل (۲) کونیاتی دلیل (۳) طبعی اور دینیاتی دلیل۔

وجودیاتی دلیل جس کو وہ پیش کرتا ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ

ENS REALISIMUM

یعنی حقیقی اور اکمل ترین ہستی ہے یعنی تمام محمولات کا موضوع ہے جس کی ہستی خالص اور بنی ذات میں واجب الوجود ہے۔

کونیاتی دلیل کے بارہ میں وہ کہتا ہے کہ یہ دلیل کہتی ہے کہ کوئی چیز اگر موجود ہے تو قطعی طور پر لازمی وجود بھی موجود ہے طبعی اور دینیاتی دلیل کے بارہ میں کانٹ کا خیال ہے کہ یہ دلیل کی شکل ہے جس کو مابعد الطبیعاتی لباس میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ دلیل کہتی ہے کہ ہماری کائنات میں ترتیب اور نظم و ضبط پایا جاتا ہے جو اس کائنات کے بامقصد ہونے پر شاہد ہے۔

(بحوالہ مجلہ الجامعہ شمارہ ۱۹ صفحہ ۲۳)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباس پیش ہیں۔

آپ "انفاس قدسیہ" صفحہ ۴۵ پر فرماتے ہیں۔

(۱) "ایک بڑی نعمت ہستی اور نور ہے وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے ہیں اور شبہ کرتے ہیں۔ یہ سچ جانو بڑے ہی بدقسمت ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق بھی فرمایا ہے۔

اَفِی اللّٰهِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے؟ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان ہیں۔"

اسی طرح حضور علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

"وہ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح)

دعائے مغفرت

میری ممانی اور خوش دامن صاحبہ محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم پانچ فروری ۱۹۸۰ء بوقت ساڑھے دس بجے اسلام آباد میں بعمر ۶۴ برس وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ عرصہ چار پانچ سال سے بعارضہ فالج اور ذیابیطس بیمار تھیں قریباً ایک ماہ قبل ۲۶ دسمبر ۱۹۷۹ء کو دل کا شدید دورہ پڑا اور وہی حملہ دوبارہ پانچ فروری ۱۹۸۰ء کو ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحومہ بہت منکسر المزاج پابند صوم و صلوٰۃ اور مخلص خاتون تھیں چھ فروری ۱۹۸۰ء بروز بدھ دوپہر کو جنازہ اسلام آباد سے ربوہ مرحومہ کے داماد مکرم ملک عبدالرزاق صاحب پاسپورٹ آفیسر لائے اور بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے کروائی۔ مرحومہ کی چار بچیاں اور صرف ایک بیٹا عزیز عبدالمنان ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات دے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

شیخ نور الحق
دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے اطفال کا تقریری مقابلہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں اطفال کا ایک کل ربوہ اردو تقریری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ اطفال کو مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر تقریر کرنے کی اجازت ہوگی۔

۱۔ سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارنامے۔

تقریر کا وقت تین سے چار منٹ ہوگا۔ جو اطفال اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہیں وہ منتظمین اطفال کی معرفت اپنے نام دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ (مقامی) ربوہ میں پہنچا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

سندات تعلیم القرآن کلاس منعقدہ جون ۱۹۷۹ء

طالبات تعلیم القرآن کلاس کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اس کے امتحان میں کامیاب ہونے والی طالبات کی اسناد ان کی لجنہ کی صدران کی معرفت بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھجوائی جا چکی ہیں۔ طالبات اپنی متعلقہ صدران سے سندات وصول کر لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

مکرم مرید احمد صاحب معرفت ماڈرن موٹرز لمیٹڈ ۲۰ فیروزپور روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے درج ذیل ترکہ چھوڑا ہے (۱) ایک قطعہ ۱۲/۱ معہ مکان واقع محلہ فیکٹری ایریا ربوہ (۲) قطعہ ۱۰/۳۷ مع مکان واقع محلہ فیکٹری ایریا ربوہ (۳) ایک دوکان واقعہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ (۴) امانت ۸/۲۲/۷۲ زمانی تحریک جدید میں مبلغ ۲۲۶/۹۱ روپے (۵) ایک پلنگ، دو میزیں، پانچ کرسیاں ایک چھت کا پنکھا، ٹائم پیس اور کرایہ مکانات جو میرے بھائی رشید احمد صاحب رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ کے پاس جمع ہوتا ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) مجید احمد صاحب مبارک (۲) سعید احمد صاحب (۳) رشید احمد صاحب (۴) انیسہ صاحبہ (۵) سعیدہ رؤف صاحبہ (۶) حامدہ عفت ضیاء صاحبہ (۷) لطیفہ صاحبہ۔

استدعا ہے کہ مرحوم کا منقولہ وغیرہ منقولہ ترکہ وارثان مرحوم میں شرعی تقسیم کیا جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اظہار تشکر

(۱) خاکسار کی اہلیہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی حادثہ کے نتیجہ میں اچانک وفات پر میرے تمام اقرباء قریبی جماعتوں کے احباب خصوصاً خدام الاحمدیہ حافظ آباد نے تجہیز و تکفین میں قابل رشک امداد فرمائی۔ احباب جماعت نے میرے غریب خانہ پر خود تشریف لا کر یا خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید ربوہ محترم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ گوجرانوالہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع گوجرانوالہ اور کئی اور بزرگان سلسلہ کے تعزیتی پیغامات موصول ہوئے بعض جماعتوں نے مرحومہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور تعزیتی قرار دادیں ارسال کیں تعزیتی پیغامات کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے بیٹے عزیز رشید محمد راشد طالب علم نشتر میڈیکل کالج ملتان کی طرف سے ان سب احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے اور ہم دونوں باپ بیٹا کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر (ہومیو) سلطان احمد مجاہد چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

نشتر میڈیکل کالج ملتان کے احمدی طلباء کی ایک تقریب

کالج ہذا سے امسال دو احمدی طلباء خواجہ وحید احمد اور محمود احمد صاحب نے فائنل ایم بی بی ایس کا امتحان دیا۔ چنانچہ ان کے کالج چھوڑ کر جانے پر مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر (زعامت نشتر میڈیکل کالج) کی طرف سے ان کے اعزاز میں ۱۷ فروری ۱۹۸۰ء کو شام پانچ بجے کالج کے سبزہ زار میں ایک الوداعی ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ یہ ایک بہت بارونق اور پر شکوہ تقریب تھی جس میں جانے والے طلباء نے آزمائشوں اور پھر اس ضمن میں خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کا ذکر کیا جو نووارد طلباء کے لئے ڈھارس اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔ قائد مجلس اور نائب قائد مجلس کی طرف سے ان کی خدمت میں تحائف بھی پیش کئے گئے۔ اس کے بعد کالج کے سبزہ زار میں ہی مغرب کی نماز باجماعت ادا کی گئی اور اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

(عمران احمد خان فورتھ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان۔ غزوہ احزاب حجم دس ہزار الفاظ

نقد انعامات۔ اوّل ۷۰۰/- روپے دوم ۵۰۰/- روپے

سوم ۳۰۰/- روپے۔ آخری تاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۸۰ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار ۱۰ فروری کو اٹھائیس روز کے بعد ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر واپس آ گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے اور ایک ماہ کے بعد دوبارہ معائنہ کے لئے کہا ہے کمزوری بہت زیادہ محسوس کرتا ہوں۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ حیدرآباد)

۲۔ پچھلے کئی ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں اور ۱۰ جنوری کو ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ایک شریان پھٹ گئی اور جسم سے بلیڈنگ شروع ہو گئی میو ہسپتال لاہور میں ۲۱ دن تک زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آیا ہوں کمزوری بہت ہے چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔

(چوہدری) مبارک احمد خان امیر جماعت احمدیہ پاک پتن

۳۔ خاکسار تقریباً دو سال سے معدہ کے درد میں مبتلا ہے۔ متعدد ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر مرض نہیں جاتا۔ وقفہ وقفہ کے بعد درد دوبارہ شروع ہو جاتا ہے اب پھر ایک میڈیکل سپیشلسٹ کا علاج شروع کیا گیا ہے۔

(ڈاکٹر (ہومیو) اقبال احمد ناصر کمبوہ چک ۴۱/گ ب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

۴۔ ایک ماہ ہوا خاکسار کے لڑکے کے بازو کی ہڈی سائیکل سے گر کر ٹوٹ گئی تھی ابھی تک ہڈی جڑی نہیں اور بازو ٹھیک نہیں ہوا۔ خاکسار کی اپنی صحت بھی خراب رہتی ہے اور بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔

(ناصر احمد باجوہ ٹیچر چک ضلع رحیم یار خان۔)

۵۔ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور محترمہ امۃ الرشید صاحبہ آف میرپور (آزاد کشمیر) کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔

(فضل احمد شاہد مربی سلسلہ۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

۶۔ میرا لڑکا عزیز ملک طاہر حفیظ خان چار ماہ سے شدید درد کمر میں مبتلا ہے چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

(ملک عبدالحفیظ خان ٹی آئی۔ وزیر آباد)

۷۔ میرے بڑے لڑکے عزیزم ناصر محمد ظفر ریلوے گارڈ ساہیوال کی اہلیہ عزیزہ نسیم اختر بیگم عرصہ سے اعصابی کمزوری کی مریضہ ہے ڈاکٹری اور یونانی علاج کروائے ہیں مگر کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا بڑی پریشانی میں مبتلا ہیں ابھی علاج جاری ہے۔ (محمد ابراہیم شاد چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 24336

میں داؤد احمد صاحب ولد مبارک احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارتی تجربہ عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن MAYMER SQUARE گلشن اقبال ضلع کراچی سے ۱۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۹-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد فلیٹ مالیتی دو لاکھ روپے واقع F-9-F 7/14 Mayman Square

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ × روپے ماہوار آمد بصورت × ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شد:۔ قریشی فصیح الدین ولد قریشی ضیاء الدین ایڈووکیٹ چاندنی چوک پاپوش نگر کراچی۔

العبد:۔ داؤد احمد ولد مبارک احمد صاحب F-9-F 7/14 Maymar Square گلشن اقبال کراچی ۴۷

گواہ شد:۔ اشتیاق احمد بھٹی ولد محمد انشاء اللہ بھٹی 1030/14 F.B.Area کراچی۔

مسل نمبر 24337

میں محی الدین عباسی ولد امین الدین عباسی قوم عباسی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن R-76 فیڈرل B ایریا ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۶-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد موٹر سائیکل ہنڈا قیمت ۷۶۵۰/- روپے ۲ عدد پلاٹ واقع نیو کراچی ٹاؤن شپ قیمت موجودہ ۱۴۰۰۰/- روپے ایک عدد گھڑی قیمت ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شد:۔ نثار احمد وصیت ۱۳۱۳۳ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر کراچی۔

العبد:۔ محی الدین عباسی ولد امین الدین عباسی مرحوم R-76/5 فیڈرل بی ایریا کراچی

گواہ شد:۔ شیخ شریف احمد وصیت ۱۵۶۵۳ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر کراچی۔

نمبر 24338

میں مبارک احمد بھٹی ولد منظور احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن F 54/8 فیڈرل بی ایریا ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مبارک احمد بھٹی ولد منظور احمد معرفت محمد اسلم اقبال F 54/8 فیڈرل کیپٹل ایریا کراچی

گواہ شد:۔ [illegible] دین صاحب وصیت ۱۷۸۹۴

گواہ شد:۔ محمود احمد مبشر ولد صوفی محمد الدین سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی

مسل 24339

میں حبیب الرحمن ولد چوہدری عبدالرحمن صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ حبیب الرحمن ولد چوہدری عبدالرحمن 9/666 دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد:۔ شیخ نثار احمد وصیت ۱۳۱۳۳ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ شریف احمد وصیت ۱۵۶۵۳ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر کراچی۔

مسل نمبر 24340

میں کلثوم کرامت صاحبہ زوجہ کرامت حسین مختار صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن اورنگی ٹاؤن ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۰-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲½ تولے مالیتی ۲۵۰۰/- روپے میزان ۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ کلثوم کرامت ۱۴۷-۱۲۶ D اگر ور کالونی سیکٹر ۴-F اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد:۔ مظفر احمد منصور مربی سلسلہ کراچی وصیت ۱۸۲۹۳

گواہ شد:۔ کرامت حسین مختار وصیت ۲۰۴۴۸ کراچی۔

درخواست دعا

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ اور برادرم شرف الدین صاحب بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کو کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد اسلم ٹمبر مرچنٹ ریلوے روڈ ربوہ)

(۲) میرے دادا جان مکرم میاں محمد حیات صاحب تین ماہ سے بوجہ بندش پیشاب بیمار ہیں اور فیصل آباد کے سول ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے احباب کرام سے انکی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔
(طاہرہ خان معرفت کیپٹن محمد سعید صاحب (ریٹائرڈ))

ھوالشافی
ناخونہ کورس
PTERYGIUM COURSE
ناخونہ کیور PTERYGIUM CURE 15/-
ناخونہ لوشن PTERYGIUM LOTION 3/-
ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/- کل میزان ۱۸/- ۲۳/- روپے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۱۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں ۶۱ ؍ مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاءاللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸، ۲۹ر، ۳۰ر امان ؍ مارچ ۱۳۵۹ہش ؍ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ر امان ؍ مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے عام اجلاس میں اور حسب قواعد ہو

۲۔ نمائندگان شعار اسلامی کے پابند ہوں اور باریش ہوں۔

۳۔ جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (مقررہ کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے۔ ان کی اطلاع یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

نہایت ضروری تاکید

امراء کرام صدر صاحبان۔ سیکرٹریانِ مال اور مخلصین کو تاکید کی جاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی رسید بکیں بہت احتیاط کے ساتھ اور مقفل رکھی جائیں۔ یہ رسید بکیں بہت قیمتی اور بے حد اہم ہیں۔ ان کو بہت حفاظت کے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ بعض احباب مسجد میں یا گھر میں صدر انجمن احمدیہ کی رسید بکیں کھلی رکھ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے گم ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس بارہ میں احباب بہت احتیاط فرماویں۔ ایک ایک رسید بہت بیش قیمت ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ لاہور

پر

تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۲۲۰ ؍ ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۳۶۲۲۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سنیما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷ (ائیرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ائیرکنڈیشنڈ)

پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ختم ہو رہا ہے

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین نوٹ فرمالیں کہ وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ۲۹ر ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ آپ کی طرف سے وعدہ کا ۶/۱۶ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواستِ دُعا

میرے بیٹے عزیزم منیر احمد صاحب جاوید قائد خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۵ر فروری ۱۹۸۰ء کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ بچہ پیدائشی طور پر بیمار ہے کوئی خوراک وغیرہ منہ سے نہیں کھا سکتا۔ میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بشیر احمد ایجنٹ الفضل فیصل آباد

"کوٹھی البشریٰ"

کوٹھی البشریٰ دارالصدر ربوہ خانگی تقسیم میں میرے حصہ میں آئی ہے۔ اگر کسی وارث کو اعتراض ہو تو ۳۰ دن کے اندر اطلاع دیں۔ اس کے بعد کوئی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

مرزا حمید احمد ربوہ

ملک میڈیکل اینڈ جنرل اسٹور

معیاری ادویات اور جنرل اسٹور

۹۲۔C طفیل روڈ لاہور کینٹ نزد تھانہ شمالی صدر (گول چکر) کو خدمت کا موقع دیں۔

ہر قسم کا سامان سائنس مناسب نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۳۲۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

• مٹی • ریت • بجری • اینٹ

• پتھر اور کرش سپلائی یا کیرج مناسب نرخوں پر بذریعہ ٹرالی و ٹرک

علاوہ ازیں

دیگر کیرج کے لئے رجوع فرمائیں۔

"اشرف برادرز"

سٹون اینڈ کیرج سروس

رابطہ کیلئے:۔

المحمود آئرن سٹور۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴